یہ ہے مسلک اہل سنت

خصائص سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

تحریر...... علامہ محمد خلیل الرحمٰن قادری

ہم نے ماہنامہ سوئے حجاز لاہور کے گزشتہ شمارے میں امام العارفین قسیم ولایت فاتح خیبر باب مدینۃ العلم کے اعلم ہونے کے بارے میں ایک مضمون لکھا تھا جس کی دوسری قسط زیر نظر شمارے میں شامل ہے ان شاء اللہ یہ مضمون قسط وار قارئین کرام تک پہنچتا رہے گا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ ہم اپنی یہ معروضات اس سلسلہ وار مضمون کے تتمہ اور تکملہ کے طور پر پیش کریں گے لیکن بعض مصدقہ اطلاعات کے مطابق یہ پتہ چلا ہے کہ "ضرب حیدری" کے مؤلف پیر سائیں غلام رسول قاسمی یہ فرما رہے ہیں کہ انہوں نے خصائص علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا انکار نہیں کیا اور نہ ہی انہوں نے مسئلہ تفضیل پر اہل سنت و الجماعت کے مؤقف سے کوئی انحراف کیا ہے وہ یہ بھی فرما رہے ہیں کہ اگر انہوں نے مسلک اہل سنت سے انحراف کیا ہوتا تو ممتاز اور جید علماء کرام کی ایک بھاری تعداد ان کی تالیف "ضرب حیدری" پر تقاریظ کیوں لکھتی؟ لہذا ہم نے ضروری سمجھا ہے کہ ہم اپنی یہ معروضات اس الگ مضمون کے طور پر بلا تاخیر شائع کر دیں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے، مسئلہ تفضیل پر اہلسنت کا مؤقف بالکل واضح ہے کہ جمہور اہلسنت خلیفہء اول، یارِ غار رسالتمآب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے افضل مانتے ہیں ان کے نزدیک یہ افضلیت کلی ہے جبکہ جزوی فضیلتیں کسی بھی مفضول کو حاصل ہو سکتی ہیں بالخصوص سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے خصائص تو تمام صحابہ کرام سے بڑھ کر ہیں لہذا اگر جزوی افضلیت کا انکار کر دیا جائے تو خصائص کا

کسی اور کو حاصل نہ ہوں ۔امام اہل سنت حضرت مولانا احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جس شدت کے ساتھ فرقہ ءتفضیلیہ کا تعاقب کیا ہے ۔اس سے بڑھ کر انہوں نے ان حضرات کی بھی گرفت فرمائی ہے جنہوں نے دیگر صحابہ کرام بالخصوص سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کے خصائص اور ان کی جزوی افضلیتوں کا انکار کیا ہے اور حضرات شیخین یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی من جمیع الوجوہ افضلیت ثابت کرنے کی سعی بامراد کی ہے۔اس سے پیشتر کہ ہم اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف "مطلع القمرین" سے اس مسئلہ پر طویل اقتباس پیش کریں ،ضروری ہے کہ ہم قارئین پر یہ واضح کر دیں کہ صاحب ضرب حیدری نے خصائص سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کا انکار کیسے کیا ہے اور وہ ان کی جزئی افضلیتوں کے منکر کیسے ہوئے ہیں؟ وہ رقمطراز ہیں :

"ثالثاً مولا علی کے فضائل جو کتب میں مذکور ہیں ان کی کیفیت اور قوت شیخین کے فضائل سے بڑھ کر نہیں ہے ۔مولا علی رضی اللہ عنہ کے تمام فضائل اور ان کی عظمت مسلم ہے مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امامت کے مصلے پر کھڑا کر دینا ان تمام فضائل پر حاوی ہے ۔" (ضرب حیدری ،صفحہ ۱۲۰)

جب موصوف کے نزدیک مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ کے فضائل قوت اور کیفیت میں شیخین رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر نہیں تو اس کا سیدھا سا مطلب یہ ہے کہ موصوف نے اپنی کتاب میں اگرچہ سنیوں کو دھوکہ دینے کیلئے چند مرتضوی خصائص کا ذکر کر دیا ہے لیکن اپنے اصل عقیدے سے پردہ یہ کہہ کر اٹھایا ہے کہ مولائے کائنات کے فضائل کیفیت اور قوت میں شیخین کے فضائل سے بڑھ کر نہیں۔ دوسرے الفاظ میں انہوں نے یہ کہہ کر خصائص مرتضوی کا صاف انکار کر دیا ہے اور یہ کہہ کر تو انہوں نے مولائے کائنات کے ساتھ اپنے بغض کی انتہا کر دی ہے کہ مولائے کائنات کے تمام فضائل پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امامت کے مصلے پر کھڑا کر دینا بھاری ہے ۔اب ہم مطلع القمرین سے اقتباس پیش کرتے ہیں :

"سنیت اس صراط مستقیم کا نام ہے جس میں "لم یجعل له عوجا" طرفین افراط وتفریط کی طرف میلان بحمد اللہ حرام ہے ۔لہذا ہم جس طرح ان تبصرات میں

اپنے مخالف اول یعنی فرقہ تفضیلیہ کے خیالات باطلہ و اوہام عاطلہ کی بیخ کنی کرتے آئے ہیں واجب ہے کہ کچھ دیر ادھر سے باگ پھیر کر دو چار باتیں ان حضرات سے بھی کر لی جائیں جنہوں نے بعض متاخرین ہند کے بعض کلمات زور آزمائی دیکھ کر بداہت عقل و شہادت نقل کو بالائے طاق رکھا اور حضرات شیخین یا جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تفضیل من جمیع الوجوہ کا دعوی کر دیا کہ جس طرح وہ فرقہ متفرقہ ہماری طریق مراد میں سنگ راہ ہے ان لوگوں کی خلش بھی چشم انصاف میں خار دامان نگاہ ہے جب طرفین کے شبہات کا علاج ہو جائے گا تو ہم ان شاء اللہ اپنے نزدیک جو معنی تفضیل ہیں ان کے چہرۂ تحقیق سے نقاب اٹھائیں گے کہ مقصود اعظم ان مباحث سے وہی ہے وباللہ التوفیق۔

اب ذرا تبصرۂ اولیٰ کی تقریر پر دوبارہ نظر ڈالیے کہ جس طرح اس سے یہ امر منصۂ وضوح پر جلوہ گر ہو چکا کہ مجرد کسی فضیلت سے اختصاص مناط افضلیت واکرمیت نہیں ورنہ تناقض بیّن لازم آئے کہ صحابہ میں اکثر حضرات فضائل خاصہ سے ممتاز تھے جو ان کے غیر میں نہ پائے جاتے اور ہمیں وجہ بعض احاد صحابہ خلفاء اربعہ سے افضل قرار پائیں اور وہ خلاف اجماع ہے اسی طرح یہ مقدمہ بھی انجلائے تام پا چکا کہ ان حضرات میں ایک کو دوسرے سے بجمیع وجوہ افضل اور تمام افراد محامد میں اعلیٰ و اکمل نہیں کہہ سکتے ورنہ خصائص خصائص نہ رہیں کما لا یخفی فقیر حیران ہے یہ حضرات مفضولیت مطلقہ واختصاص بخصائص میں منافات نہ مانیں گے یا مولی علی (رضی اللہ عنہ) کے مناقب خاصہ ہی سے انکار کر جائیں گے۔ خدارا ذرا آنکھ کھول کر کتب حدیث دیکھیں ۔ جس قدر خصائص وافرہ حضرت مولی (علی رضی اللہ عنہ) کے مالک و مولی نے انہیں عطا فرمائے ہیں دوسرے کو تو ملے ہی نہیں پھر صریح آفتاب کا انکار کیونکر بن پڑے گا۔ بحمد اللہ ہمارے آقائے نامدار پر 'ورفعنا لك ذكرك' کا ایسا پرتو جلیہ ہے کہ ان کے فضائل ہماری نشر و تذکیر کے محتاج نہیں نہ ہماری قدرت اس کی وسعت رکھے مگر حبیب کا ذکر حبیب اور رحمت الٰہی کا نزول قریب لہذا شوق دلی جوش زن ہے کہ شیخین رضی اللہ عنہما کی تفضیل من جمیع الوجوہ ماننے والے ذرا سنبھل کر ہمیں بتائیں کہ وہ کون تھا جسے رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ مختلف پیڑوں سے ہیں اور میں اور وہ ایک درخت سے، ہاں وہ علی مرتضٰے (رضی اللہ عنہ) ہے مصطفٰے کی شاخ اور آل مصطفٰے کی جڑ صلے اللہ تعالٰے علیہ وعلیہم وسلم۔ ہاں وہ کون تھا جسے نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر میں بھیجا جب وہ پیارا محبوب روانہ ہوا تو محبت مصطفٰی ﷺ نے جوش مارا اور حضور ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند فرما کر دعا کی!"اللھم لا تمتنی حتی تریئنی علیا" الٰہی مجھے دنیا سے نہ اٹھانا جب تک میں علی کو نہ دیکھ لوں، ہاں وہ علی ہے محبوب خدا و مطلوب مصطفٰے ﷺ۔ ہاں وہ کون ہے جس کی نسبت مصطفٰے ﷺ کا ارشاد ہے اللہ نے ہر نبی کی ذریت اس کی صلب میں رکھی اور میری ذریت اس کی پشت میں، ہاں وہ علی ہے ابوالائمۃ الطاہرین کرم اللہ تعالٰی وجہہ۔ ہاں وہ کون ہے جسے بشارت ہوتی ہے کہ تو روز قیامت قسیم نار و جنان ہے ہاں وہ علی ہے سید الابرار و قاتل الکفار رضی اللہ عنہ۔ ہاں وہ کون ہے جسے اس معراج کے جانے والے عرش پر قدم رکھنے والے نے حکم دیا میرے کندھوں پر چڑھ کر سقف کعبہ سے بت گرا دے اور جب وہ بلند اختر چڑھا اپنے کو ایسے مقام رفیع پر پایا کہ فرماتا ہے "انہ لیخیل الی انی لوشئت لنلت افق السماء" مجھے خیال آتا تھا اگر چاہوں تو آسمان کا کنارا چھولوں، ہاں وہ علی ہے بالامنزلت والا مرتبت کرم اللہ وجہہ۔ ہاں وہ کون ہے جسے رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک میں ساتھ نہ لے گئے عرض کیا! حضور ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں ارشاد ہوا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھے بمنولہ ہارون (علیہ السلام) کے ہو موسےٰ (علیہ السلام) سے مگر میرے بعد نبی نہیں، ہاں وہ علی ہے برادر احمد خلیفہ امجد رضی اللہ عنہ۔ ہاں وہ کون ہے جو تمام مسلمانوں کا مولےٰ بنا اور بتاکید اکید ارشاد ہوا جس کا میں مولا اس کا یہ مولا الٰہی دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اس سے دشمنی کرے، ہاں وہ علی ہے امیر المومنین مولا المسلمین کرم اللہ تعالےٰ وجہہ۔ ہاں وہ کون ہے کہ روز خیبر مصطفٰی ﷺ نے فرمایا کل یہ نشان اسے دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی خدا اور رسول اسے پیارے اور وہ خدا اور رسول کا پیارا، رات بھر لوگوں میں چرچا رہا کہ دیکھئے کسے عطا ہو صبح حضور ﷺ نے اس فتح نصیب کو بلا کر نشان عطا کیا، ہاں وہ علی ہے حرز اسلام و شیر ضرغام رضی اللہ عنہ۔ ہاں وہ کون ہے کہ مصطفٰے

ﷺ نے اپنی مسجد اقدس میں بحالت جنابت گذرنا اپنے لیے جائز کہا یا اس کے لیے، ہاں وہ علی ہے طاہر اطہر طیب اعطر کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ ہاں وہ کون ہے کہ جب مصطفیٰ ﷺ نے اپنے اصحاب کرام میں مؤاخات کی وہ مصطفےٰ ﷺ کا پیارا روتا آیا کہ مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا" انت اخی فی الدنیا و الاخرۃ" تُو تو میرا بھائی ہے دنیا اور آخرت میں، ہاں وہ علی ہے آفتاب مکارم و ماہتاب بنی ہاشم رضی اللہ عنہ۔ہاں وہ کون ہے جسے فصل قضا و رفع خصومات میں تمام صحابہ پر ترجیح بیّن ہے حتی کہ عمر (رضی اللہ عنہ) جیسا خلیفہ بلند رتبہ پناہ مانگے اس قضیہء دشوار سے جس میں وہ حاضر نہ ہو اور عمر (رضی اللہ عنہ) بار ہا کہے اگر وہ نہ ہوتا تو عمر ہلاک ہو جاتا، ہاں وہ علی ہے صاحب رائے ثاقب و فکر صائب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ ہاں آج کس شیر شرزہ نے غضبناک ہو کر سپر ہاتھ سے گری ہے تو خیبر جیسے قلعہ کا دروازہ اکھیڑ کر سپر بنایا ہے جس کے زور باز کا ملأ اعلیٰ میں شور پڑ گیا ہے۔

ھاں وہ علی ھے (رضی اللہ عنہ) اسد حیدر ضیغم غضنفر رضی اللہ عنہ۔ ہاں آج میدان احد میں کس صف شکن شمشیر زن شیر افگن نے تیغ شرربار کی وہ بجلیاں چمکائی ہیں کہ لشکر ظفر پیکر مصطفےٰ ﷺ میں منادی پکار رہا ہے 'لا سیف الا ذوالفقار۔ ولا فتی الا علی الکرار' ہاں وہ علی ہے شیر خدا بازو مصطفےٰ۔ہاں وہ کون ہے جسے روز قیامت ساقی کوثر بنائیں گے اور اس کے ہاتھ سے تشنگان امت کو سیراب فرمائیں گے،ہاں وہ علی ہے ابر سخاوت بحر کرامت کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ ہاں وہ کون ہے کہ معرکہء صراط کا بندوبست اس کے ہاتھ ہوگا جب تک وہ پروانہء اجازت نہ لکھ دے گزر نہ ملے گا،ہاں وہ علی ہے ہادی کریم و صراط مستقیم رضی اللہ عنہ۔

اے رضائے دل افگار ہماری تو جان زار اس ماہ روئے گلعذار گل روئے ماہ رخسار کی ہر ادائے شیریں پر نثار جو فاطمہ (رضی اللہ عنہا) جیسی دولہن کا دولہا بنا اور انت منی و انا منک کا سہرا بندھا،صدیق و فاروق (رضی اللہ عنہما) نے دوخواست کی صغرسن کے عذر سے قبول نہ ہوئی اور جب علی نے عرض کیا مرحبا و اہلاً جواب ملا "ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذوالفضل العظيم " ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "کانت لعلی ثمانیۃ

عشر منقبة ما كانت لاحد من هذا الامة ''یعنی علی کے لیے اٹھارہ منقبتیں ایسی ہیں کہ جو امت میں دوسرے کسی کیلئے نہیں ،امیر المؤمنین فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں ''كانت لقد اعطى على ثلث خصال لان تكون فى خصلة منها احب الى من حمر النعم'' یعنی علی (رضی اللہ عنہ) تین خصلتیں ایسی دیئے گئے کہ اگر میرے لیے ان میں سے ایک ہوتی تو وہ سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ مجھے پیاری ہوتی ،یہ ایک مثل ہے عرب میں نہایت محبوب چیز کے لیے ،فسئل وما هى ،دریافت کیا گیا کہ وہ خصلتیں کیا ہیں؟''قال تزويجه ابنته'' فرمایا!حضور ﷺ کا اپنی بیٹی انہیں دینا ،'' وسكناه فى المسجد لايحل لى فيه مايحل له '' اوران کا مسجد میں رہنا کہ میرے لیے اس میں حلال نہیں جو انہیں حلال ہے''والراية يوم خيبر '' اور روز خیبر کا نشان''

اے عزیز !صوفیاء کے دل سے پوچھ جو احسانات ان پر اس جناب آسمان قباب کے ہیں خدا تک وصول بے ان کا دامن پکڑے محال اور راہ سلوک میں قدم رکھنا بے ان کی عنایت اور اعانت کے خام خیالی ۔تکمیل و ارشاد باطنی کا سہرا اسی نوشہ بزم عرفان کے سر ٹھہرا ۔غوث قطب ابدال او تاد اسی سرکار کے محتاج اور طالبان وصل الٰہی کو اسی بارگاہ کی جبین سائی معراج ۔سلامی جس کے در کا ہر ولی ہے، علی ہے، ہاں علی ہے ،ہاں علی ہے ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی نیابت عامہ و خلافت تامہ حضور سید المرسلین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کو حاصل عالم علوی وسفلی میں ان کا حکم جاری۔ فرمان روائے کن کو ان کی زبان کی پاسداری۔ تدبیر وتصرف کی باگیں ان کے ہاتھ میں دی گئیں اور کاروبار عالم کی کنجیاں ان کے قبضہ اقتدار میں رکھی گئیں ۔منشور خلافت مطلقہ وتفویض تام کا ان کے نام نامی پر پڑھا گیا اور سکہ اور خطبہ ان کا ملأ ادنیٰ سے عالم بالا تک جاری ہوا ۔ دنیا و دین میں جو جسے ملتا ہے ان کی بارگاہ عرش اشتباہ سے ملتا ہے ۔حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں '' اعطيت مفاتيح الارض '' (مجھے زمین کی کنجیاں دی گئیں اور فرماتے ہیں)''اوتيت مفاتيح كل شئى '' (مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطا ہوئیں) علماء فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ خزانہ راز ہیں اور انہی کے توسط سے عالم کے سب کام نفاذ پاتے ہیں ان

کے غیر سے نہ کوئی حکم نافذ ہو نہ ان کے سوا دوسرے سرکار سے کوئی نعمت خلق پر فائض ہو جو چاہتے ہیں وہی ہوتا ہیں، عالم میں کوئی ان کے ارادہ و مشیت کا پھیرنے والا نہیں۔ امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی شارح صحیح بخاری شریف مواہب الدنیہ و منح محمدیہ میں فرماتے ہیں:

فھو ﷺ و ان تأخرت طینتہ فقد عرفت قیمتہ فھو خزانۃ السر وموضع نفوذ الامر فلاینفذ امر الامنہ ولاینقل خیر الاعنہ

"(الیٰ ان قال) اذ ارام امرا لایکون خلافہ ولیس لذالک الامر فی الکون صارف

پھر حضور ﷺ کی بارگاہ میں یہ کار خطیر و منصب جلیل حضرت مولے کائنات کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو مرحمت ہوا۔ تمام اقطاب عالم اس جناب کے زیر حکم، سروروں پر سروری، افسروں پر افسری، جملہ احکام عزل ونصب و عطا و منع وکن ومکن انہی کی سرکار والا اقتدار سے شرف امضا پاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ حاجت مندان عالم اپنے مطالب و مقاصد میں ان سے استمداد کرتے اور آستانِ فیض نشان پر سرارادت دھرتے ہیں یہاں تک کہ عرف مسلمانان میں مولے مشکل کشا اس جناب کا نام ٹھہرا اور "ناد علیاً مظھر العجائب" کا غلغلہ سمک سے سماک تک پہنچا۔

(مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین، قلمی نسخہ، صفحہ ۲۵،۲۹)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص مرتضوی کا انکار کرنے والوں اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو من جمیع الوجوہ افضل ماننے والوں کی کس طرح خبر لی ہے انہوں نے حاشیے میں لکھا ہے: "اصول میں مبرہن ہو چکا کہ عدد کیلئے مفہوم نہیں اور ایک عدد کا ذکر زیادت کا منافی یا زائد کا نافی نہیں، سرور عالم ﷺ فرماتے ہیں "فضلت علی الانبیاء بست" یعنی میں انبیاء پر چھ باتوں پر تفضیل دیا گیا حالانکہ حضور ﷺ کی وجوہ تفضیل حد احصا سے خارج ہیں ہم نے یہاں بہ تبعیت ابن عباس رضی اللہ عنہما اٹھارہ خصائص پر اختصار کیا اور جو چھوڑ دیا اس سے بدرجہا زیادہ ہے جو قید تحریر میں آیا واللہ اعلم"

(حاشیہ، مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین، قلمی نسخہ، صفحہ ۲۸)

دوسری طرف صاحب ضرب حیدری کا حال دیکھیے کہ وہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کے خصائص تیرا (۱۳) بتائے ہیں اور ان کے اپنے قلم کو صرف سات خصائص کے تذکرہ کے بعد بل پڑ گئے ، جبکہ امام اہل سنت یہ فرمار ہے ہیں کہ انہوں نے بہ تبعیت ابن عباس رضی اللہ عنہما اٹھارہ خصائص مرتضوی پر اختصار کیا ہے اور مولائے کائنات کے خصائص ان سے بدرجہا بڑھ کر ہیں ۔ صاحب ضرب حیدری اس مقام پر ضرور غور فرمائیں امام اہل سنت نے تو زور قلم خصائص مرتضوی کے بیان پر صرف کیا جبکہ وہ ان کے برعکس مولائے کائنات کے مسلمہ خصائص کے انکار پر ساری توانائیاں صرف کر رہے ہیں بھلا ان کو فکر رضا کے ساتھ کیا نسبت ہوسکتی ہے؟ اور وہ کیسے دعویٰ کر سکتے ہیں کہ وہ اسی مسلک شرف واعتدال پر گامزن ہیں جسے مسلک اہل سنت اور مسلک رضا کہا جاتا ہے؟

رہا مسئلہ تقاریظ نگاروں کا تو یہ علماء اہل سنت ہمارا سرمایہ ہیں انہوں نے یہ تقاریظ کیونکر تحریر فرمائیں اس کی کئی وجوہ ہوسکتی ہیں :

اولاً :

ہوسکتا ہے کہ انہوں نے ضرب حیدری کا بالاستعیاب مطالعہ نہ فرمایا ہو اور چند مقامات پڑھنے پر ہی اکتفا فرمایا ہو اور یوں یہ زہرناک عبارات ان کے مطالعہ میں ہی نہ آئی ہوں۔

ثانیاً :

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ صاحب ضرب حیدری نے ان بزرگوں کو تقاریظ کے حصول کیلئے جو مسودہ بھیجا ہو وہ ان زہرناک عبارات سے پاک ہو اور تقاریظ کے حصول کے بعد انہوں نے یہ عبارات موقع پاکر اپنی تالیف میں شامل کر دی ہوں ۔ لیکن اب ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری یہ گزارشات سامنے آنے پر ضرب حیدری پر تقاریظ لکھنے والے علمائے کرام اپنی تقاریظ پر ضرور نظر ثانی فرمائیں گے اور کم از کم اس کتاب میں موجود قابل اعتراض مواد سے برأت کا اظہار بھی فرمائیں گے ۔